علامہ احسان الٰہی ظہیر ۔ نذرانۂ عقیدت

جمعیتِ توحید پہ اللہ کا احسان
علامۂ آثار و سنن حافظِ قرآن
تقریر و خطابت کا امڈتا ہوا طوفان
تحریر میں تصویر کشِ گوہر و مرجان

زینت دہِ ہر طرز، سخن سنجِ ہر اسلوب
بوڑھوں کا بھی محبوب جوانوں کا بھی محبوب

ہر چند یہاں روشنیٔ علم و ہنر ہے
ہر گام بپا معرکۂ فکر و نظر ہے
لا ریب یہاں دورۂ عرفان و خبر ہے
رفتارِ جہاں گرچہ باندازِ دگر ہے

لیکن وہ کسی سے کبھی مرعوب نہیں تھا
وہ بزم کہاں تھی جہاں مطلوب نہیں تھا

ملک کیلئے رحمت و احسانِ الٰہی
آمرِ وہ ادوار کا تو منّاعِ نواہی
وہ سنت و قرآن کا بیباک سپاہی
اغیار بھی دیں جسکی جسارت کی گواہی

آزادیٔ اظہار و تفکّر کا نوا گر
اللہ کا عبّاد، محمدؐ کا ثنا گر

ظلمت میں صباحت کے علم کھولنے والا
جابر کے شکنجے میں سچ بولنے والا
میزانِ حقائق میں اسے تولنے والا
کانوں میں احادیث کا رس گھولنے والا

علامہ ظہیرؒ آں رجلِ کارِ عظیمے
اربابِ ہمم را عمل آموز زعیمے

آیا تو وہ اک دولتِ بیدار کی صورت
چمکا سرِ محفل دُرِ شہوار کی صورت
برسا تو وہ اک ابرِ گہر بار کی صورت
گزرا جو زمانے سے تو اسرار کی صورت

رزمِ حق و باطل میں جوانمردِ وغا تھا
باطل کی صفوں کے لیے اک تیرِ قضا تھا

وہ صاحب توقیر بنا علم و عمل سے
رکھا نہ سروکار کچھ ارباب دول سے
لڑتا رہا اس دور کے ہر لعل ذہل سے
گلزار بقیع اسکو ودیعت تھا ازل سے

طیبہ میں یہ انعام ہے مولائے صمد کا
اللہ دے یہ مرتبہ احسانؒ کی لحد کا

خان شیخ ناصر